منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بتجیل
گویان صفت و سیرت مبرو محمدؐ

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار نیہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب مسیوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب دو پیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

مجسم کرم و الطاف مولوی محمد شریعت صاحب دام مجدکم۔

بعد سلام علیک مسنون کے ملتمس ہون کہ اشخاص ذیل سوا مہینہ کے اندر تائید ایزدی سے برضا و رغبت خود و بشرف باسلام ہوے اپنے اخبار نامدار کے کسی گوشہ مین درج فرماکر ممنون فرمائیے۔

نمبر شمار	کنوی نام	اسلامی نام	کیفیت
۱	نتھوا	رحیم اللہ	مفتی رحیم بخش صاحب نے کلمہ پڑہایا
۲	جسیا	سلیم اللہ	
۳	دہنلی	فاطمہ	
۴	بہوری	نصیبا	شیخ اللہ بخش صاحب نے کلمہ تلقین کیا
۵	بچلی	منہدی	
۶	کوکلا	اللہ رکھی	
۷	بچلی	اللہ بندی	مساۃ کوکلا معہ اپنے چار جوان
۸	اصیل	شرف الدین	لڑکون اور ایک لڑکی کے صدق
۹	موہنیا	عزیز الدین	دل سے مسلمان ہوی حافظ قادر
۱۰	اچھیا	مکرم الدین	بخش صاحب مبلغ نے کلمہ پڑہایا۔
۱۱	نتھوا	محمد الدین	
۱۲	چمپا	شبراتن	مساۃ چمپا نے یکم اپریل سنہ رواں کی شام کو بیعہ کیا اور سنے اقرار کیا کہ اگر مین صبح تک زندہ رہی اور خدا نے مجھے صحت بخشی تو صبح کو مسلمان ہوجاؤنگی حکیم مطلق نے اپنے حبیب کے طفیل سے اوسکو شفا بخشی صبح کو مساۃ مذکورہ نے حافظ قادر بخش صاحب کے ہاتہ پر توبہ کی اور صدق دل سے کلمہ پڑہا فقط

راقم الحقا خادم محمد سلطان از کوہ الموزہ ضلع کمایون کارخانہ بازار مقبل جامع مسجد مورخہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء۔

پادری ہاپنر صاحب سے مناظرہ

پادری صاحب مندرجہ عنوان ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء وقت

۴ بجے شام کے بمقام رورکی قریب ۱۱ ہزار آدمی اسکول
کے چبوترہ پر وعظ بیان فرما رہے تھے۔ میرا بھی گذر اوس
مقام پر ہوا اور بہت تن مصروف ہوکر وعظ کو سنتا رہا۔
یہی معمولی وعظ تھا کہ نیک کام کرنے سے نجات ملتی
ہین کیونکہ کوئی آدمی شریعت سے کسی طرح
نجات نہین ہوسکتی آدمی کیسا ہی نیکوکار ہو مگر اوس سے
کوئی نہ کوئی خطا سرزد ہو ہی جاتی ہے شریعت گناہ
کا آلہ ہے۔ اور گناہ کے لئے سزا ہی ضرور ہے پس اس
سزا سے بچنے کے لئے کوئی تدبیر نجات سوائے اسکے
نہین کہ خداوند یسوع مسیح کو ابن اللہ اور اللہ کا شریک
بلکہ خود قادر مطلق ایمانا تصور کر لیا جاوے خدا مجسم
ہوا اور مریم کے شکم مین حلول کیا اور پھر وضع حمل کے
طور پر پیدا ہوا وہی ہمارے باپ آدم اور اوسکی ذریات
کی خطاؤن کا کفارہ ہوا۔ فقط

ای ناظرین صداقت آئین اس کلام کو سنکر بندہ مستہام
کو ضبط نہ ہا اور اثنائے وعظ مین پادری صاحب سے
مودبانہ عرض کیا کہ کیا فی الواقع نجات اسی خیال پر
مشروط ہے کہ خداوند یسوع مسیح خدا کے شریک ہین
اور خدا مجسم ہوا اور دنیا مین جسم لیکر ہماری گناہون
کا کفارہ ہوا۔

پادری صاحب نے اس بات کو سنکر سر کر تصدیق کیا اوسوقت
بندے نے عرض کیا کہ ایسے اعتقاد پر اگرچہ ہزارہا شبہات
وارد ہین مگر مین آپ سے صرف ایک ہی مختصر عام فہم تقریر
کرتا ہون اوس کا جواب دیجئے اور وہ یہ ہے کہ
توریت موسیٰ اور دیگر صحف انبیا مین اس عجیب مسئلہ کا
ذکر ہوتا اور جبکہ اس مسئلہ کو اونہون نے تسلیم نہ کیا
تھا تو بقول آپکے ان کی نجات بھی کسیطرح نہین ہوسکتی
اسلئے حسب اعتقاد آپ کے عہد آدم سے ظہور عیسویت تک
نعوذ باللہ منہا جمہور انبیاء کرام اور اولیاء عظام اور
مقلدین بالاحترام کسیطور پر نجات نہین پاسکتے۔ اور طرفہ تر
یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یہ تعلیم نہین دی
کہ خدا مجسم ہوا۔ مین شریک خدائی ہون۔ میرا صلیب
پانا تمام دنیا کے گناہون کا کفارہ ہے۔ مین خود قادر
مطلق ہون۔ جو شخص اسطرح ایمان نہ لائیگا نجات نہ پائیگا

لہ خروج ۲۰ باب ۳ - ۱۵ احبار ۲۶ باب ۱ - استثناء باب ۷
۱۰ وغیرہ ۱۲
سلہ استثنا باب ۱۰ وغیرہ - ۱۲

بلکہ برخلاف اسکے آپنے اوسے ایک خدا کی عبادت کی ہدایت
کی اور مطلقا کہین باشارتا بھی اپنی عبادت والوہیت کا
دعوی نہ کیا اوسی یکتا واحد حقیقی سے عاجزانہ دعائین
اور حاجتین اپنی طلب کرتے رہے اور برابر یہی فرمایا
کہ جو مجھ کو خداوند خداوند کہیگا وہ ہرگز نجات نپاویگا
اگرچہ اوس سے معجزات وکرامات مثل حواریین کے
وقوع مین آئی ہون مگر مین قیامت کو اوس سے انکار
کرون گا کہ ای بدکارو دور ہو جاؤ کہ مین تم سے واقف
نہین ہون یعنے تم نے مجھ کو خدا نہراکر دین عیسوی سے
جسکا اسلام دعوی کرتا ہے بیزاری پیدا کی۔
اور صلیب کا تو یہ حال ہے کہ آپنے خدا سے نہایت
اضطرابی ومخافعت مین رو رو دعا مانگ کر یہی طلب
کیا کہ مین صلیب نہ دیا جاؤن مگر یہ دعا آپکی حسب
تصریح اناجیل مقبول نہوی اور یہودیون کے ظلم و
ستم سے آپ نہ بچ سکے۔ دیکھو اناجیل مروجہ کو۔
پس جبکہ یہ مسئلہ خلاف جمہور انبیا وخلاف شریعت
موسوی وخلاف منشاء حضرت مسیح ہے اور بائبل مین
اسکا کہین نشان نہین تو صرف اپکا خیالی پلاؤ کہانے
پکانے کے ہرگز لایق نہین اگر کسی نبی نے مثل آدم و
ابراہیم واسحاق ویعقوب وموسی ویوشع وداؤد و
سلیمان وسموایل وغیرہما کے ایسا مسئلہ بیان کیا ہو تو

اسی بائبل سے جو آپکی دست مال ہے ثابت کرو ورنہ
توبہ کرو کہ قیامت اور اجل قریب ہے اوس وقت رونا
اور دانت پیسنا ہوگا جو مسئلہ خلاف جمہور انبیاء وجملہ
کتب سماویہ ہو اوسکو تسلیم کرنا آپ جیسے دیندارونکا
کام ہے۔ پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی
دین انبیاء سابقین کی تکمیل کی ہے جسکی آمد آمد کی خبرین
اس درجہ شہرت پر پہونچی تہین کہ مسیح سے یہودیون
نے دریافت کیا کہ کیا تو وہ نبی ہے اور مسیح نے اوس
نبی ہونے سے انکار کیا کہ مین وہ نبی نہین ہون لفظ
وہ اسم اشارہ ہے جو بجائے نام واشیاء شہرت یافتہ
وقریبہ غائبہ کے آجتک مستعمل ہے اور واضح ہو کہ عیسی
تو خود مسیح تھے اور حضرت یحیی اوسوقت موجود تھے
اور الیاس پیشتر آچکا تہا پس وہ نبی کون ہے کیا آپکا
پولوس مقدس ہے سمجھو اور غور کرو کہ کیا کرتے اور
کیا کہتے ہو اگر نجات منظور ہے تو جلدی توبہ کرو اور
اوس نبی پر ایمان لاؤ۔

اس تقریر کو سنکر پادری صاحب کچھ عرصہ تک تو خاموش
حیران وششدر رہگئے اور کوی جواب نہ دیا۔ اور پھر
بدستور وعظ کہنا شروع کیا اور پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ
والسلام کی نسبت اکثر سخت بیانیان اور بدزبانیان
خلاف واقع بیان کین ہر چند ان سے کہا گیا کہ آیا یہہ
ہماری اعتراض کا جواب ہے یا خدا کی تجسیم وتشریک
کا اثبات اگر تم سے جواب دینا نہین آتا تو برای خدا
کا لیان تو مت دو۔

---

۱۰ متی ۲ باب ۱۰۔ لوقا ۴ باب ۸۔ متی ۵ باب ۱۷۔ ۱۹۔ لوقا ۸ باب ۱۸
۱۹۔ متی ۱۹ باب ۱۶۔ ۱۷۔ مرقس ۱۰ باب ۱۷ و ۱۹ وغیرہ۔ ۲۰ متی ۲۶ باب
۳۶۔ ۳۹ مرقس ۱۴ باب ۳۴۔ ۴۱۔ لوقا باب ۲۲۔ ۴۱۔ ۴۲
عبرانیون ۵ باب ۷۔ ۸۔ متی ۲۶ باب ۴۶ و ۵۰ مرقس ۱۴ باب ۳۴۔ یوحنا
۱۲ باب ۲۷ وغیرہ ۳۰ متی ۲۷ باب ۲۔ ۳۔ ۲۴ و ۲۵ باب ۱۱۔ ۱۲۔ لوقا ۲۳ باب
۴۶ و ۱۳ باب ۲۵ ۔ ۲۰ وغیرہ ۔ ۱۲۔

۱۰ ۔ یوحنا ۱ باب ۱۹۔ ۲۲ وغیرہ ۔ ۱۲۰

بہ گفتگوی بسیار کے حضرت پادری صاحب نے خدا کی شراکت کتاب پیدایش سے اسطرح ثابت کی۔

اور خداوند نے کہا دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتھ بڑہاوے اور حیات کے درخت سے بہی کچہ لیوے اور کہاوے اور ہمیشہ جیتا رہے اسلئے خداوند خدا نے اوسکو باغ عدن سے باہر کر دیا چنانچہ اوسنے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب طرف کروبیون کو چمکتی تلوار کے ساتہ جو چارون طرف پہرتی تہی مقرر کیا کہ درخت حیات کی راہ کی نگہبانی کرین۔

پیدایش ۳ باب ۲۲-۲۴۔

یہان تک پادری صاحب نے آیات متذکرۂ بالا کو بطور سند پیش کرکے فرمایا کہ دیکہو خدا کی شراکت اس عبارت سے (کہ انسان نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا) بخوبی ثابت ہے اور یہ بہی ثابت ہوگیا کہ الوہیت کے لئے تثلیث مشروط ہے۔

مین نے عرض کیا کہ قطع نظر اور اعتراضات کے جنکو ہم ابہی بیان کرین گے آپ کا دعوی بے سروپا اس مقام سے ثابت نہین ہوتا کیونکہ آپ نے فرمایا تہا کہ خدا مجسم ہے اور مسیح خدا کی شریک ہین سو یہ دونون باتین ان آیتون مین مذکور نہین۔ نہ تو اس سے مسیح کی شراکت پائی جاتی ہے اور نہ خدا کا مجسم ہونا ثابت ہوتا ہے سوال دیگر جواب دیگر کا معاملہ ہے۔ ہم کہتے ہین کہ خدا کا مجسم ہونا اور مسیح کا شریک خدا ہونا ثابت کرو آپ اوس کے جواب مین فرماتے ہین کہ خدا نے کہا کہ آدم نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا۔ واہ کیا خوب جواب ہے اور تثلیث تو جب ثابت ہوتی جب اس عبارت مین لفظ ہم کی جگہ تین کا لفظ ہوتا یعنے کہ آدم نیک و بد کی پہچان مین تین مین سے ایک کے مانند ہوگیا اور جب یہ نہین ہے تو نہین ہے۔

البتہ اس عبارت سے اگر ہم اصل عبرانی عبارت پر غور کرین خدا کا تعدد بیشک ثابت ہے یعنے لفظ ہم بہت سے خداؤن کو ثابت کرتا ہے جو بعینہ یونانیون اور اہل ہنود کے اقوال سے مطابق ہے کیونکہ وے بہی بہت سے دیوی دیوتون کو خدائی کے درجہ پر پہونچاتے ہین۔ علاوہ اسکے آپنے یہ کیا ثبوت دیا ہمارے دعوے کو بچند وجوہ اور بہی ثابت کر دیا۔

اعتراض اول پہلی یہ کہ آدم کو اگرچہ خدا نے پیدا کیا تہا مگر وہ نہین چاہتا تہا کہ آدم نیکی و بدی مین تمیز کرسکے کیونکہ جب آدم اوس درخت کو کہا کر صاحب تمیز ہوا تو خدا کو سخت افسوس پیدا ہوا اور فرمایا کہ نیک و بد کی شناخت مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا آدم کو بے تمیز رکہنا چاہتا تہا جو اوسکی شان ربوبیت و رحمانیت کے سراسر خلاف ہے اور جو ایسا خدا ہو وہ قابل تسلیم نہین ہوسکتا۔

اعتراض دوم خدا کی خواہش (جو آدم کو بے تمیز رکہنے کی تہی) پوری نہ ہوی اور آدم نے خدا سے بڑہکر اپنی خواہش کو پورا کیا کہ نیکی و بدی کی شناخت پیدا کی